فون نمبر ۲۹۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۴۵۳

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ ۲۳ نبوت ۱۳۴۷ ہش ۲۳ نومبر ۱۹۶۸ء | نمبر ۲۶۵

فیصلہ مسئلہ انشورنس اور ایک ضروری اعلان

مجلس افتاء کا فیصلہ بابت مسئلہ انشورنس جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمایا ہے اور اس تعلق میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ضروری اعلان احباب جماعت کی اطلاع کے لئے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ (سیکرٹری مجلس افتاء)

فیصلہ مسئلہ انشورنس

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ (جن میں سے متعلقہ دو اقتباس ذیل میں درج ہیں) کے مطابق جب تک معاہدات، سود اور قمار بازی سے پاک نہ ہوں۔ بیمہ کمپنیوں سے کسی قسم کا بیمہ کرانا جائز نہیں ہے۔ یہ فتاویٰ مستقل نوعیت کے اور غیر متبدل ہیں۔ البتہ وقتاً فوقتاً اس امر کی چھان بین ہوسکتی ہے کہ بیمہ کمپنیاں اپنے بدلے ہوئے قوانین اور طریق کار کے نتیجہ میں قماربازی اور سود کے عناصر سے کس حد تک مبرا ہوچکی ہیں۔ مجلس افتاء نے اسی پہلو سے بیمہ کمپنیوں کے طریق کار پر نظر کی ہے اور اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ اگرچہ رائج الوقت عالمی مالیاتی نظام کی وجہ سے کسی کمپنی کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اپنے کاروبار میں کلیۃً سود سے دامن بچا سکے۔ لیکن اب کمپنی اور پالیسی ہولڈر کے درمیان ایسا معاہدہ ہونا ممکن ہے جو سود اور قمار بازی کے عناصر سے پاک ہو۔ اس لئے ایسی بیمہ کمپنیوں سے جو امداد باہمی کے اصول پر قائم ہوں اور پالیسی ہولڈرز سے یہ معاہدہ کرنے پر آمادہ ہوں کہ وہ نفع و نقصان میں شریک ہوگا، بیمہ کا معاہدہ ہوسکتا ہے بشرطیکہ یہ معاہدہ اپنی ذات میں سود کی شرائط کا حامل نہ ہو۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات درج ذیل ہیں:۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انشورنس اور بیمہ کے سوال پر فرمایا:۔

"سود اور قمار بازی کو الگ کرکے دوسرے اقراروں اور ذمہ واریوں کو شریعت نے صحیح قرار دیا ہے۔ قمار بازی میں ذمہ واری نہیں ہوتی۔ دنیا کے کاروبار میں ذمہ واری کی ضرورت ہے۔" (البدر ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۷۶)

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا:۔

"اگر کوئی کمپنی یہ شرط کرے کہ بیمہ کرانے والا کمپنی کے فائدہ اور نقصان میں شامل ہوگا تو پھر بیمہ کرانا جائز ہوسکتا ہے۔" (الفضل ۷ جنوری ۱۹۳۰ء)

(دستخط) مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

ضروری اعلان

مجلس افتاء کا بیمہ سے متعلق تازہ فتویٰ افراد جماعت کو اس بات کا مجاز نہیں بناتا کہ وہ از خود اس امر کا فیصلہ کریں کہ کونسی کمپنی نفع و نقصان میں شامل کرتی ہے اور کن شرائط کے ساتھ کوئی معاہدہ سودی یا غیر سودی قرار دیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا میں مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کرتا ہوں۔ (۱) مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب صدر (۲) محترم ابو العطاء صاحب (۳) مکرم مرزا طاہر احمد جو احباب بعض مجبوریوں کی بناء پر بیمہ کروانے کے خواہشمند ہوں ان کا فرض ہوگا کہ مجوزہ معاہدات کی تفاصیل سے کمیٹی کو آگاہ کرکے اس کی منظوری حاصل کریں۔

(دستخط) مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

۹۱

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۲ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت کل جیسی ہی ہے یعنی ٹانگ اور کمر کے جوڑ میں درد کی شدت اسی طرح ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ضروری اطلاع ڈاکٹروں نے حضور ایدہ اللہ کو مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ اس لئے احباب مطلع رہیں کہ آئندہ سارا ہفتہ (یعنی بروز ہفتہ تا جمعرات) حضور ایدہ اللہ سے ملاقاتیں نہیں ہونگی (پرائیویٹ سیکرٹری)

○ ربوہ ۲۲ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر اور گردن میں درد کے باعث ناساز ہے۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین۔

○ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج سیرالیون مشن کے گھٹنے پر پھوڑا نکل آیا ہے۔ جس کی وجہ سے مولوی صاحب موصوف کو سخت تکلیف ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد شفا عطا فرمائے۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہوگیا

ربوہ ۲۲ نبوت (نومبر) ۱۳۴۷ ہش مطابق یکم رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ بروز جمعۃ المبارک سے گزشتہ رات سے رمضان المبارک اپنی عظیم الشان برکتوں کے ساتھ شروع ہوچکا ہے چنانچہ ربوہ کی مساجد میں بھی نماز تراویح میں قرآن مجید سنانے کا سلسلہ شروع کردیا گیا ہے۔ آج نماز جمعہ کے بعد سے مسجد مبارک میں قرآن مجید کے خصوصی درس کا بھی آغاز ہو رہا ہے۔ درس کا آغاز محترم مولوی ظہور حسین صاحب فاضل پہلے پارہ کے درس سے کرینگے آپ ۵ رمضان تک پہلے پانچ پاروں (سورہ فاتحہ تا سورۃ نساء) کا درس دیں گے۔ علماء کرام کی طرف سے اس خصوصی درس کا سلسلہ انشاء اللہ ۲۹ رمضان المبارک تک جاری رہے گا درس روزانہ نماز ظہر کے بعد سے نماز عصر تک ہوا کریگا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوکر قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہوں۔

سعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۳ نبوت ۱۳۴۷ ہش

پس چہ باید کرد

ایشیا میں چونکہ شروع ہی سے مذہب اثر انداز ہو رہا ہے اور اسلام کے زیر اثر جاگیرداری نظام اتنا سخت نہیں رہا جتنا کہ یورپ میں تھا۔ اس لئے جب اسلام کے زیر اثر یورپ میں عوامی بیداری پیدا ہوئی تو اس کا نتیجہ جارحانہ انقلابات میں ظاہر ہوا مگر ایشیا میں ایسے انقلابات نہیں ہوتے جیسا کہ مثلاً فرانس کا مشہور انقلاب ہے۔ اس انقلاب کی وجہ سے جاگیرداری نظام یورپ میں بالکل درہم برہم ہو گیا اور اس کی جگہ صنعتی اور تجارتی نظام کی بنیادیں استوار ہو گئیں۔ صلیبی جنگوں کی وجہ سے جہاں یورپ کو دنیا کی وسعتوں کا علم ہوا وہاں صنعت اور تجارت کو بھی فروغ زیادہ سے زیادہ ہوتا چلا گیا۔ موجودہ عیسائیت کے اصول بھی چونکہ توہمات اور رسومات کے غبار میں گم ہو گئے تھے۔ ذہنی بیداری کے ساتھ اس کا طلسمات بھی ٹوٹتا چلا گیا اور یورپ میں رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں کی وجہ سے جو مذہبی ظلم و ستم ہو رہا تھا اور جس نے انسانی زندگی کی فضا تاریک کر دی تھی اس میں بھی انسانیت کی شعاعوں نے سوراخ پیدا کر دیئے۔ اور آہستہ آہستہ یہ سوراخ پھیلتے چلے گئے اور مذہب کا اثر زائل ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ یورپ موجودہ ریشنلزم کے دور میں داخل ہو گیا۔

عیسائیت میں اتنا کس بل نہیں تھا کہ وہ اس طوفان کا مقابلہ کرتی اور گو اخلاقی اثر جو عیسائیت نے عوام پر ڈالا تھا وہ تو ایک حد تک قائم رہا۔ مگر حکومتی سطح پر مذہب کو بالکل بے اثر کر دیا گیا اور عقلیت کی بنیاد پر سیکولرزم کی عمارت تعمیر ہوتی چلی گئی۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پادریوں کو یورپ سے نکل کر افریقہ اور ایشیا میں عیسائی مشن قائم کرنے کی تحریک ہوئی اور یورپ کی صنعتی اور تجارتی ترقی اور پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ عیسائیت بھی نئی فرقوں کی صورت میں پرانی دنیا افریقہ۔ ایشیا اور نئی دنیا امریکہ میں پھیلتی چلی گئی۔

یورپ کے اس انقلابی زمانہ کے دوران ایشیا اپنے پرانے لباس میں مگن رہا اور یہاں چونکہ وہ وجوہات اس وقت تک رونما نہیں ہوئے تھے جو یورپ میں رونما ہو چکے تھے اس لئے عوام پرانے ڈگر پر ہی چلتے رہے اور ان میں عوامی بیداری جو یورپ میں ان انقلابات کی وجہ سے پیدا ہوئی بالواسطہ اہل یورپ کے ساتھ تصادم کے بعد پیدا ہونی شروع ہوئی۔

عیسائی مشنریوں نے یورپین اقوام کے خروج اور ذہنی بیداری سے فائدہ اٹھا کر ہر ملک میں اپنے خیمے گاڑ دیئے اور مذہب کے رنگ میں ایک طرف تو افریقہ اور ایشیا کی پسماندہ اقوام پر اپنا اثر جما لیا اور دوسری طرف بدھ ازم۔ ہندو ازم۔ اور اسلام اور دیگر ایشیائی مذہبی نظریات پر حملہ بول دیا اور باوجودیکہ برصغیر ہند۔ چین۔ جاپان وغیرہ ممالک میں وہاں کے مقبول مذاہب نے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا مگر پھر بھی مغربی اقوام کی مادی برتری اور مالی امداد کی وجہ سے عیسائیت ان ممالک میں بھی اپنے قدم جمانے میں کامیاب ہوتی چلی گئی ہے۔ اور اگرچہ برصغیر کے مسلمانوں میں عام طور پر عیسائیت ناکام ہوئی ہے۔ مگر پھر بھی کوئی چھوٹے سے چھوٹا قصبہ ایسا نہیں ہے جہاں عیسائیت کا ۲۲

۴۲ اڈہ قائم نہ ہو۔ یہاں تک کہ پاکستان میں بھی عیسائیوں کے دعوے کے مطابق بہت سے مسلمان عیسائیت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ اگرچہ مسلمان اہل علم حضرات اس کے متعلق آئے دن شور مچاتے رہتے ہیں۔ لیکن عیسائی پادری نہایت خاموشی کے ساتھ برابر کام کر رہے ہیں۔ اور افسوس یہ ہے کہ گو ہمارے اہل علم حضرات حکومت سے تو استمداد کرتے ہیں مگر جہاں تک ان کی اپنی کوششوں کا تعلق ہے وہ صفر کے برابر ہیں اور اگر کوئی ادارہ اس تعلق میں کچھ کام کرنے کا دعویدار بھی ہے۔ تو عیسائیوں کے مقابلہ میں جو جدید ہتھیاروں سے لیس ہیں۔ اس علم کلام سے نابلد ہیں جو عیسائیوں کے جواب میں کاری ہو سکتا ہے۔ عیسائی مشنریوں نے نہایت محنت اور عقلمندی سے کام لے کر اسلام کے خلاف اسلامی لٹریچر کے سہارے پر ایسے ہتھیار جمع کر رکھے ہیں۔ جن کے سامنے عام مسلمان مبلغین بے دست و پا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق خود عام مسلمانوں کے جو عقائد ہیں ان سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر چھوٹے چھوٹے پمفلٹ ہر طرف بکھیر رکھے ہیں جن کا جواب عام لکھا پڑھا مسلمان مقابلہ میں خود ہی بے دست و پا ہو جاتا ہے اور جن لوگوں نے ان عقائد کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے انہی عقائد پر اصرار کی وجہ سے ان لوگوں کے راستہ میں نہ صرف رکاوٹیں پیدا کی جاتی ہیں بلکہ اس کی وجہ سے ان لوگوں کی سخت مخالفت کی جاتی ہے۔ جس سے عیسائیت کو اور بھی تقویت پہنچ رہی ہے۔ اس طرح عیسائیوں کے لئے خود ان لوگوں کے مخالفین ہی نے عیسائیت پھیلانے کا میدان صاف کر رکھا ہے۔

پس چہ باید کرد

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جھوٹ اور لغویات سے اجتناب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔

(بخاری کتاب الصوم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور لغو کام کرنا چھوڑ دے تو اللہ کو اس بات کی کچھ ضرورت نہیں کہ (روزہ کا نام) کر کے وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

- اخبار الفضل -

خود خرید کر پڑھے۔

دارالافتاء ربوہ

82

رمضان کے روزے

بعض سوال اور ان کے جواب

سوال :- سورج کے غروب ہونے سے قبل اگر عید کا چاند نظر آ جائے تو کیا اسی وقت روزہ کھول دینا چاہیئے یا وقت ہونے پر۔

جواب :- اگر سورج غروب ہونے سے پہلے چاند نظر آ جائے تو روزہ افطار نہیں کرنا چاہیئے۔ روزہ سورج کے غروب ہونے کے بعد ہی افطار کیا جائے البتہ اگر کسی موقع پر شوال کی پہلی تاریخ کا چاند دوپہر سے پہلے نظر آ جائے گو حسابی لحاظ سے ایسا ہونا ممکن نہیں تو پھر چاند دیکھنے کے بعد ہی روزہ توڑ دیا جائے۔ کیونکہ اس صورت میں چاند گزشتہ رات کا ہے اور دن کے لحاظ سے یہ شوال کی پہلی تاریخ ہے اور عید کا دن ہے

سوال :- کیا سحری کھائے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے۔

جواب :- سحری کھائے بغیر روزہ رکھنے میں برکت نہیں ویسے ضرورت اور عذر کی صورت میں روزہ رکھنا جائز ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً۔ (بخاری)

یعنی سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔ (اوجز المسالک شرح موطا امام مالک جلد ۳ صہ ۱۵)

سوال :- اگر بوقت سحری روزہ کی نیت نہ کی جائے اور دن کو ایسے روزہ کی نیت کی جائے تو کیا ایسا روزہ جائز ہو گا؟

جواب :- روزہ کی نیت طلوعِ فجر سے پہلے کی جائے۔ البتہ اگر کوئی عذر ہو مثلاً اسے علم نہیں ہو سکا کہ آج سے رمضان شروع ہے یا سویا رہا صبح بیدار ہونے پر پتہ چلا کہ آج تو روزہ ہے یا کوئی اور اسی قسم کا عذر ہے تو وہ دوپہر سے پہلے پہلے اسی دن کے روزہ کی نیت کر سکتا ہے بشرطیکہ اس نے طلوعِ فجر کے بعد سے کچھ نہ کھایا ہو۔ حضرت ابنِ عمرؓ فرمایا کرتے تھے

لَا صَوْمَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

یعنی روزہ صرف اسی شخص کا ہے جس نے فجر سے پہلے روزہ کی نیت کر لی ہو۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ

إِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَإِنْ قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ۔ الحدیث (مسلم)

کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ گھر تشریف لاتے اور دریافت فرماتے کہ کھانے کی کوئی چیز ہے۔ اگر یہ جواب ملتا کہ نہیں تو آپؐ فرماتے اچھا آج میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

اسی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر فجر سے پہلے نیت کرنے میں کوئی عذر ہو تو دن کے وقت بھی روزہ کی نیت کی جا سکتی ہے۔ گو حضورؐ کے یہ روزے نفلی تھے۔

سوال :- کیا روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا۔ سُرمہ لگانا جائز ہے۔ اسی طرح ٹنکچر، چیچک کا ٹیکہ لگانے یا انجکشن کرانے کا کیا حکم ہے۔

جواب :- ٹوتھ پیسٹ اور سُرمہ کا استعمال غیر پسندیدہ ہے البتہ سادہ برش کرنا کلی کرنا جائز ہے۔ اسی طرح بیرونی اعضاء پر ٹنکچر کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چیچک کا ٹیکہ بھی لگوایا جا سکتا ہے لیکن انجکشن سے روزہ ٹوٹ جائیگا۔

سوال :- کیا روزہ دار ٹیکہ کروا سکتا ہے یا ہر قسم کا ٹیکہ کروانا منع ہے۔

جواب :- جب اللہ تعالےٰ نے یہ رعایت دی ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار ہے تو وہ رمضان کے بعد تندرست ہونے پر روزے رکھے تو ایسی کونسی مجبوری ہے کہ رمضان میں بیمار ہونے کے باوجود روزے رکھے جائیں۔ ٹیکہ لگوانے کی اسی لئے ضرورت پیش آتی ہے کہ ایک شخص بیمار ہے یا ڈاکٹر کے نزدیک بیماری کی روک تھام کے لئے ٹیکہ لگوانا ضروری ہے یا حکومت بیماری کے انسداد کے لئے ٹیکے لگوا رہی ہے اور بعد میں موقعہ نہیں ملے گا تو ان تمام صورتوں میں روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے۔ پس روزہ کی حالت میں ٹیکہ لگوانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سوال :- بحالتِ سفر روزہ رکھا جا سکتا ہے یا نہیں۔ نیز کتنے میل تک کا سفر ہو جس میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

جواب :- سفر میں رمضان کا روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ البتہ رمضان کے احترام میں بر سرِ عام کھانے پینے سے احتراز کرنا مستحسن ہے۔ سفر اور اس کی مسافت کی کوئی شرعی حد اور تعریف مقرر نہیں۔ اسے انسان کی اپنی تمیز اور قوتِ فیصلہ پر رہنے دیا گیا ہے۔

ایسے سفر میں جس میں انسان صبح نکل کر شام کو گھر واپس آ جائے وہ رمضان کا روزہ رکھ سکتا ہے۔ یہ امر مستحسن ہے ضروری نہیں۔ غرض سفر میں روزے کی تین صورتیں ہونگی:-

۱۔ اگر سفر جاری ہو یعنی پیدل یا سواری پر اور چلتا چلا جا رہا ہو روزہ نہ رکھے کیونکہ افطار ضروری ہے۔

۲۔ اگر سفر کے دوران کسی جگہ کچھ مدت ٹھہرنا ہے اور سہولت میسر ہے تو وہاں روزہ رکھ سکتا ہے۔ دونوں باتوں کی اجازت ہے۔

۳۔ اگر کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرتا ہے تو وہاں سحری کا انتظام کرے اور روزہ رکھے۔

سوال :- اگر روزہ دار کو سفر کرنے کی ضرورت پیش آئے تو کیا وہ روزہ توڑ سکتا ہے؟

جواب :- رمضان کے دنوں میں حتی الوسع سفر سے بچنا چاہیئے اور ضرورت کے وقت ہی سفر پر جانا چاہیئے لیکن اس کے لئے کوئی قاعدہ مقرر نہیں کیا جا سکتا کہ کون سا سفر ضروری ہے۔ اس کا فیصلہ خود سفر کرنے والے کی صوابدید پر ہے اور وہی اللہ تعالےٰ کے سامنے جوابدہ ہے کوئی دوسرا اس کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتا۔ باقی سفر کوئی سا ہو جب تک وہ جاری ہے اس میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

سوال :- رمضان کے مہینے میں اگر کسی سرکاری ملازم کو فوری طور پر سفر کرنے کا حکم ظہر اور عصر کے درمیان یا دن کے کسی حصّہ میں ملتا ہے تو کیا اسے روزہ توڑ دینا چاہیئے؟

جواب :- اگر کوئی تکلیف یا خاص حرج نہ ہو تو ایسی حالت میں روزہ پورا کر سکتا ہے۔

سوال :- چھوٹے ہوئے روزے دوسرے رمضان کی آمد سے پہلے اگر پورے نہ کئے جا سکیں تو کیا دوسرے رمضان کے بعد بھی پورے کئے جا سکتے ہیں۔

جواب :- چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء کا اصل وقت دوسرے رمضان کی آمد سے پہلے ہے اور حقیقی ثواب اسی کے مطابق عمل کرنے میں ہے۔ البتہ اگر کسی معذوری کی وجہ سے کوئی اس عرصہ میں روزوں کی قضاء نہ کر سکے تو دوسرے رمضان کے بعد بھی وہ ان روزوں کی قضاء کر سکتا ہے۔

سوال :- فدیہ رمضان کس پر واجب ہے۔ کیا بوڑھا ضعیف۔ دائم المریض۔ حاملہ۔ مرضعہ وغیرہ جو آئندہ رمضان تک عدت پوری کرنے کی توقع نہیں رکھتے صرف یہی فدیہ دے سکتے ہیں۔ یا وہ شخص بھی جو وقتی طور پر بیمار ہو کر چند روزے چھوڑ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے اور رمضان کے بعد تندرست ہو کر عدت پوری کی توقع رکھتا ہے۔ نیز فدیہ کی مقدار کیا ہے۔

جواب :- عام ہدایت یہ ہے کہ ان روزے بھی رکھے اور اگر استطاعت ہو تو فدیہ بھی ادا کرے۔ روزوں کا رکھنا فرض ہوگا اور فدیہ کا ادا کرنا سُنّت۔ باقی رمضان کے روزوں کا فدیہ اسی شخص پر واجب نہیں جو وقتی طور پر بیمار ہو کر چند روزے چھوڑ دینے پر مجبور ہو گیا ہو سوائے اس کے کہ وہ ان روزوں کی قضاء سے پہلے پہلے ہی اپنے مولیٰ کو

پیدا ہو جائے۔ اس صورت میں اس کے ورثاء پر لازم ہوگا کہ یا تو وہ اس کی طرف سے ان روزوں کا فدیہ ادا کریں۔ رمضان کے روزوں کا لازمی طور پر فدیہ صرف ایسے لوگوں پر واجب ہے جن کے متعلق یہ توقع نہ ہو کہ مستقبل قریب میں ان روزوں کی قضاء کی طاقت حاصل کر سکیں گے مثلاً بوڑھا ضعیف ہے یا دائم المریض یا حاملہ یا مرضعہ ہے۔

۱۔ علامہ ابن رشد ہدایۃ المجتہد میں فرماتے ہیں :-

اَمَّا حُکْمُ الْمُسَافِرِ
اِذَا اَفْطَرَ فَهُوَ الْقَضَاءُ
بِاتِّفَاقٍ وَكَذَالِكَ
الْمَرِيْضُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی
فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔
(ہدایۃ المجتہد ۲/۲۰۵)
اَلْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ
اِذَا اَفْطَرَتَا مَاذَا
عَلَيْهِمَا وَهٰذِهِ الْمَسْئَلَةُ
لِلْعُلَمَاءِ فِيْهَا اَرْبَعَةُ
مَذَاهِبَ اَحَدُهَا اَنَّهُمَا
يُطْعِمَانِ وَلَا قَضَاءَ
عَلَيْهِمَا وَهُوَ مَرْوِيٌّ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔
(اوجز المسالک ۳/۲۷)
وَفِي الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ
عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ
الصَّلٰوةِ وَعَنِ الْحَامِلِ
وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ.
اَلْحَدِيْث (ترمذی)

فدیہ کی مقدار کیا ہے اس بارہ میں اصولی ہدایت یہ ہے کہ من اوسط ما تطعمون اھلیکم کے اصول کو مدِّ نظر رکھا جائے البتہ امام ابو حنیفہؒ نے اس کا اندازہ گندم کا نصف صاع یعنی پونے دو سیر کے قریب بیان کیا ہے ٭

(باقی)

نمازِ تہجد اور تراویح کے لئے اسلامی طریق

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ ماہ رمضان میں بھی نماز تہجد رات کے آخری حصہ میں ادا فرماتے تھے۔ رمضان المبارک میں نماز تراویح درحقیقت نمازِ تہجد کے قائمقام ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آخر شب پڑھنی پسندیدہ ہے تا تہجد کی عادت پیدا ہو۔ صرف عوام الناس کی سہولت کے پیشِ نظر اسلام نے اجازت دی ہے کہ عشاء کے بعد اجتماعی صورت میں ایک امام کی اقتداء میں تراویح پڑھی جاویں مگر اولیٰ صورت وہی ہے جس کا پہلے ذکر کیا گیا ہے۔

جماعت کے مخلصین کو چاہیئے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کی اتباع میں آخر شب تہجد (تراویح) پڑھا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تہجد کی دعاؤں کے متعلق فرماتے ہیں :-

"اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور سچے جوش سے نکلتی ہیں۔ جب تک ایک خاص سوز اور دردِ دل پیدا نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خوابِ راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے۔ پس اس وقت اُٹھنا ہی ایک دردِ دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رِقّت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہی اضطراب و اضطرار قبولیتِ دعا کا موجب ہو جاتے ہیں۔"

(الحکم اپریل ۱۹۰۲ء)

نیز حضورؑ فرماتے ہیں :-

" آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سُنّت دائمی تو وہی آٹھ رکعات ہیں اور آپ تہجد کے وقت ہی پڑھا کرتے تھے۔ اور یہی افضل ہے مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے۔"

(البدر ۶۔ فروری ۱۹۰۸ء)

جن احبابِ جماعت کو میسّر ہو انہیں چاہیئے کہ تہجد اور تراویح کے سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کو زندہ کریں اور آخر شب تہجد پڑھا کریں ٭

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ

(مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی۔ پی۔ ایچ ڈی۔ پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

میانہ قد۔ بھاری بھرکم جسم۔ ذہین آنکھیں اور گداز دل۔ دعاؤں میں خاص شغف رکھنے والے۔ آہِ سحرگاہی شاعروں کے لئے خیالی چیز ہوگی مگر ان کے لئے معلوم و مشہود۔ جب گرمیوں کی راتوں میں نمازِ تہجد میں آہ و بکا کرتے تو سارا محلہ جاگ اٹھتا۔ نماز میں وہ خدا کو دیکھتے تھے اور خدا انہیں۔ بات کرنے کا خاص سلیقہ تھا اور دوسروں سے اپنی بات منوا لینے کا خاص ملکہ۔ محبت میں دیوانہ اور کارِ دُنیا و آخرت میں فرزانہ۔ مسیح محمدی کا یہ مجھیرا خدا کے بندوں میں تو داخل تھا ہی اب اس کی جنت میں بھی جا داخل ہوا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ جن کی تشویشناک علالت اور بعد میں وفات کی خبر "الفضل" سے معلوم ہوئی نہایت ہی نافع الناس وجود تھے۔ خدا کی توفیق سے بیسیوں فیض کے اسباب بنانے میں کامیاب ہوئے۔ دار النصر کی مسجد سے ملے کر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے چندوں تک بیشمار خدمات کی توفیق انہیں عطا ہوئی۔ یہ سب اس محبت و شیفتگی کا فیض تھا جو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ آپؑ کے خلفاء اور خاندان سے تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے متعلق اپنے واقعات و حالات اور روایات سُنا کر ایمان کی تازگی کا سامان مہیا فرماتے۔

ان کی دیوانگی و فرزانگی کا ایک نہایت دلچسپ واقعہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شفقت اور کرم نوازی کی مثال بطور نمونہ ذکر کرتا ہوں۔ مولوی صاحب مرحوم بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ میری مخالفت اور آزار کے درپے تھے اور چاہتے تھے کہ مجھے بدنام کریں۔ مَیں نے ان کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا بھی کی اور ایک پگڑی تحفۃً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں اپنی بیوی کے ہاتھ اس پیغام کے ساتھ بھجوائی کہ یہ لوگ میری پگڑی اچھالنا چاہتے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد وہ واپس لوٹیں تو ان کی بغل میں کافی حجم کی کچھ چیز تھی۔ فرمایا کرتے تھے کہ مَیں نے اپنی بیوی سے پوچھا یہ کیا چیز لائی ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت اقدس نے اپنی پگڑی بھجوائی ہے کہ مولوی صاحب سے کہیں کہ اپنے سر پر میری پگڑی باندھ لیں۔ مَیں دیکھوں گا یہ لوگ کس طرح آپ کی پگڑی اُچھالنے میں کامیاب ہوتے ہیں! اللہ اللہ! ان کی ساری عمر اسی راز و نیاز میں گزر گئی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا وجود محبت و شفقت کا پُتلا تھا۔ جب خاکسار اعلےٰ تعلیم کے لئے انگلستان روانہ ہونے لگا تو حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم نے "الفضل" میں ایک مختصر سے نوٹ کے ذریعہ دعا کی تحریک کی۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فوراً ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کروایا جس کا مجھے کافی عرصہ بعد علم ہوا۔ یہ واقعہ حضرت مولوی صاحب مرحوم کی شفقت سے زیادہ اس محبت اور اخلاص کا آئینہ دار ہے جو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد سے تھی۔ آپ ان کی خوشنودی کا کوئی موقع ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب کو غریقِ رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اعلےٰ جگہ عطا فرمائے۔ ان کی وفات کے ساتھ دیوانگی و فرزانگی کا ایک حسین مرقع نظروں سے اوجھل ہو گیا ٭

امراء و صدرانِ کرام سے ضروری درخواست

تحریک جدید کے بارے میں امراء و صدرانِ کرام کی خدمت میں بعض اوقات ڈاک بھجواتے وقت جماعت کی ذیلی تنظیموں سے تعلق رکھنے والی ہدایات بھی اسی ایک ہی ملفوف میں بھجوا دیتی ہیں۔ ایسی صورت میں امراء و صدرانِ کرام سے درخواست ہے کہ ذیلی تنظیموں سے متعلق ہدایات ان کے ذمہ وار عہدیداران تک پہنچا دیا کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ میں شمولیت کی روحانی برکات

(مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی ربوہ)

موجودہ مادہ پرستی کے زمانہ میں حضرت مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لاکھوں قلوب انسانی پر روحانی فتح اور کامرانی حاصل کی ہے۔ اُس کی ایک جھلک آپ نے اگر مشاہدہ کرنا ہو تو آپ جلسہ سالانہ پر تشریف لائیے اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیجئے کہ خدا تعالیٰ کا وہ برگزیدہ انسان جو دعویٰ ماموریت سے قبل گوشہ خلوت میں زندگی بسر کر رہا تھا۔ آج خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور بشارتوں کو پورا کرتے ہوئے کس قدر اسے شہرتوں سے نوازا ہے اور کس ذوق و شوق کے ساتھ اس کے ہزاروں جان نثار اور فدائی اللہ تعالیٰ کے نام کی سربلندی اور اس کی عظمت کے اظہار کے لئے اور آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہونے کی خاطر موسم سرما کی کئی قسم کی صعوبتوں اور دیگر دنیوی مشکلات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے پروانوں کی مانند سلسلہ حقہ احمدیہ کے مرکز میں حاضر ہو جاتے ہیں۔

بعض لوگ دریافت کیا کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ہزاروں افراد کو اپنے مرکز میں جانے اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے سے حاصل کیا ہوتا ہے انہیں جب اس روحانی کوچہ اور احوال سے آگاہی نہیں تو وہ کیا جانیں کہ احباب جماعت کو مرکز احمدیت میں حاضر ہونے اور جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے سے روحانی اعتبار سے کیا کچھ ملتا ہے؟ گذشتہ سال قادیان میں جماعت احمدیہ کے چھہترواں جلسہ سالانہ میں پاک و ہند اور بعض دیگر ممالک کے مختلف مقامات سے جو کثیر تعداد میں احمدیت کے فرزند شریک ہوئے۔ ان کے ایمان افروز تاثرات معلوم کر کے کسی قدر یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ احمدی احباب کو جلسہ سالانہ میں شریک کرنے سے کیا کچھ حاصل ہوتا ہے۔ مکرم میاں عبد الحکیم صاحب آف گنج مغلپورہ نے جلسہ سالانہ قادیان سے واپسی پر لاہور پہنچ کر خاکسار کے نام ایک مکتوب ارسال کیا وہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲۲/۱۲/۱۱ ۲۸ کو قادیان کی زیارت کے بعد چار بجے شام بالکل خیریت سے گھر پہنچ گیا تھا۔ قادیان کا سفر بے شک سارے کا سارا ہی خدا تعالیٰ کی یاد اور اس کے مقدس رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کے نائب حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی یاد میں گزرا۔ وہاں پر بالکل بے فکری کا عالم تھا۔ خیال تک نہ آیا دنیوی کاروبار کیا ہوتا ہے اور دکان پر کیا ہوتا ہوگا غرضیکہ قادیان کا عالم ہی کچھ اور ہے وہاں پر مقامات مقدسہ کی زیارت روزانہ ہوتی رہی پرانی عیدگاہ میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آباؤ اجداد کی قبریں ہیں حتیٰ کہ حضرت اقدس علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کی قبر واقع ہے وہاں پر بھی ہمارے قافلہ کے تمام احباب کو محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی اقتدار میں اجتماعی دعا کی توفیق ملی مسجد اقصیٰ منارۃ المسیح سے پانچوں وقت لاؤڈ سپیکر کے ساتھ اذانیں نہایت خوش الحانی سے دی جاتی ہیں اور پانچوں وقت نمازیں باجماعت ادا ہوتی ہیں اسی طرح مسجد مبارک میں باقاعدگی کے ساتھ باجماعت تہجد کی نمازیں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی اقتدار میں پڑھی جاتی ہیں مکرم مولوی صاحب موصوف کی قرأۃ قرآن کریم اور خوش الحانی ایسی بھلی معلوم ہوتی ہے کہ ایک گھنٹہ میں آٹھ رکعت نماز ادا کرتے ہوئے پتہ ہی نہیں چلتا کہ نماز تہجد ختم ہو جاتی ہے پھر کیف جہاں اور جس طرف بھی قادیان میں جائیں وقت عجیب دلکشی مصروفیت میں گزر رہا ہے جس کا طبیعت پر کسی قسم کا بوجھ محسوس نہیں ہوتا وہاں کا سماں ہی ہمارے یہاں سے نرالا ہے اسلئے تمام اوقات دعا اور تسبیح اور خدا تعالیٰ کی تحمید میں گذرے یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادیان کی برکات سے ہمیں اور دیگر تمام احباب جماعت کو جہاں بھی ہوں ہر وقت اور ہر آن نوازتا رہے۔ آمین اللّٰھم آمین"۔

جن احباب نے بھی گذشتہ سال جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت فرمائی ان سب کے قلبی جذبات اور خیالات کی اسی قسم کی ایمانی کیفیت تھی۔

پس مرکز احمدیت میں مختلف اوقات میں تشریف لانا اور بالخصوص جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنا جہاں ازدیاد ایمان کا باعث ہے وہاں انسان گوناگوں روحانی برکات اور افضال الٰہیہ کا حامل بنا دیتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ روحانی مرکز میں آکر ایک مومن انسان اپنے تئیں کسی اور ہی عالم میں پاتا ہے اور اسے روحانی لحاظ سے بڑے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ خلیفہ وقت کی مقدس زیارت و ملاقات سے انسان مشرف ہوتا ہے اور حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر علمائے سلسلہ کے پُر از معلومات اور ایمان افروز تقریریں سن کر اسے روحانی تسکین نصیب ہوتی ہے مرکز احمدیت کے پاکیزہ ماحول کا انسان کے قلب و روح پر ایک خاص اثر پڑتا ہے جس سے اس کی روحانیت ترقی کرتی ہے اور مادی عالم سے اس کا تعلق منقطع ہو کر اسے اُخروی زندگی کے حصول کی راہ پر گامزن کر دیتا ہے اور مومن انسان اس دنیا میں ایسے اعمال بجا لانے کی فکر میں ہو جاتا ہے جو عقبیٰ میں اس کے کام آنے والے اور دلی زندگی میں ایک خاص روحانی انقلاب پیدا کرنے کا باعث ہوتے ہیں

جب ایک مخلص احمدی محض للہ روحانی سفر اختیار کرتا اور جلسہ سالانہ میں اس نیت کے ساتھ شمولیت کرتا ہے کہ میں نے مرکز احمدیت میں پہنچ کر اس کے پاکیزہ اور مقدس ماحول سے اپنے قلب کو صیقل کرنا اور اپنی روح میں جلا پیدا کرنا ہے تو ایسا خوش بخت انسان واقعی مرکز اور جلسہ سالانہ کی روحانی برکات سے متمتع ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کی نیت اور پاک ارادوں کی اپنے فضل سے قدر کر دیتا ہے۔

پس اے احمدی بھائیو! اور روحانیت کی طلب رکھنے والی بہنو!! ہمارے جلسہ سالانہ کے مبارک اور مقدس ایام پھر قریب آن پہنچے ہیں آؤ ہم ابھی سے نیت کر لیں کہ ہم نے گذشتہ سالوں سے بھی زیادہ تعداد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے روحانی اجتماع میں شرکت کرنا ہے۔ اور ان برکات روحانیہ سے حصہ پانا ہے جو مرکز احمدیت اور جلسہ سالانہ سے وابستہ ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ سالانہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آ ملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادوں کی راہ ان پر کھول دے اور روز آخرت میں اپنے بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو اے خدائے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

مبارک وہ جو ابھی سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی نیت اور ارادہ کرتے ہیں وہی ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی درد بھری دعاؤں کی قبولیت سے حصہ ملیگا اور وہ خدا تعالیٰ کے انعامات اور فضلوں کے وارث ٹھہریں گے۔ (ادارہ دعوت ملتان)

جنوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا مشہور و زمانہ اکسیر علاج مکمل کورس بیس روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ گول کچہری بازار لائلپور

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۳۵۰

میں خورشید ضیاء زوجہ محمد ضیاء الحق صاحب قوم الراعی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳ غازی آباد لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر مبلغ پندرہ صد روپے بذمہ خاوند
۲۔ زیور ۴½ تولے مالیتی ... ۱۷۵۵ روپے
۳۔ انعامی بانڈ ... ۳۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۵۰۔۳

الامۃ:۔ خورشید ضیاء ۳۔ غازی آباد کرشن نگر لاہور

گواہ شد:۔ ملک محمود احمد صاحب صدر مجلس موصیان کرشن نگر لاہور

گواہ شد:۔ محمد ضیاء الحق صاحب خاوند موصیہ ۳۔ غازی آباد۔ کرشن نگر لاہور

مسل نمبر ۱۹۳۵۱

میں معراج بیگم زوجہ محمد اسحق صاحب نثار قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۱/-

الامۃ:۔ معراج بیگم اہلیہ محمد اسحاق صاحب نثار۔ مردانے نمبر ۱۴۷ شالیمار لنک روڈ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد:۔ محمد اسحاق نثار خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ ملک منور احمد جاوید سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ

مسل نمبر ۱۹۳۵۲

میں جنت بی بی زوجہ عبد اللطیف صاحب قوم رند بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیٹ چن والا ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ... ۵۰ روپے
۲۔ ایک گائے مالیتی ... ۱۵۰ روپے
۳۔ زیورات مالیتی ... ۱۲۵ روپے

میزان ... ۳۲۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول

الامۃ:۔ جنت بی بی زوجہ عبد القادر

گواہ شد:۔ نور محمد نورانی دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد:۔ عنایت اللہ بقلم خود متعلم وقف جدید ۲۵/۳/۶۸

مسل نمبر ۱۹۳۵۳

میں حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب گوندل(؟)۔ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ... ۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۵۰۔۱ روپیہ

الامۃ:۔ حمیدہ بیگم اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب گوندل(؟)

گواہ شد:۔ بشیر احمد گوندل ولد محمد ابراہیم صاحب گنج مغلپورہ۔

گواہ شد:۔ غلام محمد پرویز ولد میاں نور محمد صاحب سیکرٹری مال گنج مغلپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۳۵۴

میں سیدہ بیگم بیوہ شیخ عبد الحکیم صاحب قوم شیخ صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ مکان نمبر ۱۳۸/۵ مالیتی ... ۴۰۰۰ روپے
۲۔ حق ۲۰۰۰/- روپے تھا جو وصول نہ ہوا مندرجہ بالا مکان خاوند مرحوم بطور ادائیگی مہر کے دارہ(؟) میرے نام کر گئے تھے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ ۵۰۔۱ شرط اول

الامۃ:۔ سیدہ بیگم ۵-۳۸۰ کوٹھی دار الحمد سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

گواہ شد:۔ ظفر احمد شیخ پسر موصیہ

گواہ شد:۔ محمود احمد لفٹننٹ کرنل راولپنڈی

مسل نمبر ۱۹۳۵۵

میں لئیق احمد ولد میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے قوم راجپوت پیشہ ملازمت (ڈاکٹر) عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ستمبر ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد بنک میں ... ۷۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۹۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ ۱۰/- روپے شرط اول

العبد: ڈاکٹر کیپٹن لئیق احمد ایم۔ بی بی ایس ۲۹/۳۸/۲ ہری کشن روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد:۔ میاں بشیر احمد صدر مجلس موصیان کوئٹہ

گواہ شد:۔ محمد عیسیٰ جان سیکرٹری مال۔ جماعت احمدیہ کوئٹہ۔

تحسین منجن

مسوڑھوں سے خون آنا۔ ماسخورہ کا بہترین منجن چند روز استعمال کرکے دانتوں کو موتیوں کی طرح صاف رکھنا آپکا کام ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

سری نگر میں فوج طلب کر لی گئی۔

سری نگر ۲۱ر نومبر۔ سری نگر میں توڑ پھوڑ کی زبردست کارروائیوں کے بعد فوج طلب کر لی گئی ہے۔ اور اہم سرکاری عمارات پر فوجی دستوں کا پہرہ لگا دیا گیا ہے جموں میں بھی حریت پسندوں کی سرگرمیوں کو ختم کرنے کے لئے کٹھ پتلی حکومت نے جلسے منعقد کرنے اور جلوس نکالنے پر دو ماہ کے لئے پابندی عائد کر دی ہے۔

سرحد پار سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق سری نگر میں کشمیری حریت پسندوں نے آزادی کی جدوجہد تیز کر دی ہے اور انہوں نے دفاعی نوعیت کے کئی اہم ٹھکانوں کو تباہ کر دیا ہے۔ حریت پسندوں کی یہ کارروائی مقبوضہ کشمیر کی جیلوں میں سینکڑوں محب وطن طالب علموں پر بھارتی فوج اور پولیس کے ظلم و تشدد کا فوری ردعمل ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ صرف سری نگر کے مختلف تفتیشی مراکز میں کئی سو طالب علم تشدد کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ طلباء کو زیادہ تر مہتاب گڑھ میں بریگیڈیر رحمت اللہ کے بنگلہ کے نظر بند رکھا گیا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کے خلاف تحقیقات کرنے کا یہ بدنام ترین مرکز ہے۔ اور اسے بھارت کی خفیہ پولیس کا اہم ٹھکانہ سمجھا جاتا ہے۔ یہاں پولیس نوجوان طلباء پر ہر قسم کا تشدد کر رہی ہے۔

شیخ عبداللہ نے ملاقات سے انکار کر دیا

راولپنڈی ۲۱ر نومبر۔ شیخ عبداللہ اور ان کے دست راست مرزا افضل بیگ نے نئی دہلی میں مسز اندرا گاندھی سے ملنے سے انکار کر دیا ہے۔ سرحد پار سے آمدہ اطلاع کے مطابق دونوں نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جب تک بھارت اپنے طرز عمل میں تبدیلی پیدا نہیں کرے گا اس وقت تک اس سے کسی قسم کی بات چیت بے کار ہے۔

کشمیری رہنماؤں کو بھارت کی طرف سے پیشکش کی گئی ہے کہ جموں کنونشن سے قبل مسز اندرا گاندھی سے بات چیت کی جائے تاکہ آپس میں مل کر کشمیر کے بارے میں تبادلہ خیال کیا جائے۔ اور اطلاعات کے مطابق شیخ عبداللہ اپنے موقف پر قائم ہیں اور ان کا ایک ہی مطالبہ ہے کہ کشمیری عوام کو ان کا بنیادی حق دیا جائے۔

بھارت میں ایم سی سی کے دورے کے اخراجات

نئی دہلی ۲۱ر نومبر۔ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے کہا ہے کہ ان کے خیال میں غیر ملکی زر مبادلہ کی صورت حال کے پیش نظر بھارت اس قابل نہیں کہ وہ ایم سی سی کرکٹ ٹیم کے مجوزہ دورے کے لئے بیس ہزار پونڈ کی رقم کی ادائیگی کی اجازت دے سکے۔ مسز گاندھی پارلیمنٹ کے کانگریسی رکن مسٹر ارتھی پارتھا سارتھی کے ایک سوال کا جواب دے رہی تھیں جس پارتھا سارتھی نے وزیر اعظم سے زرمبادلہ کی ادائیگی کی اپیل کی تھی۔ مسز گاندھی نے بتایا کہ اگر وزارت خزانہ نے منظوری سے انکار کر دیا تو پھر ایم سی سی ٹیم ہندوستان کا دورہ نہ کر سکے گی۔ مسز گاندھی نے پارتھا سارتھی کو بتایا کہ وہ اس بارے میں اگلے دنوں کی ہفتے میں وزیر خزانہ مسٹر مرارجی ڈیسائی سے بات چیت کریں گی۔

پارلیمانی ایسوسی ایشن کا اجلاس پاکستان میں ہو گا

لندن ۲۱ر نومبر۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ دولت مشترکہ کی پارلیمانی ایسوسی ایشن کا اجلاس ۱۹۷۰ء میں پاکستان میں ہو گا۔ ایسوسی ایشن نے یہ فیصلہ پاکستان کی درخواست پر کیا ہے۔

مالی میں حالات معمول پر آ گئے

واشنگٹن ۲۱ر نومبر۔ امریکی سفارت خانہ کے مطابق مالی کے دارالحکومت باماکو میں حالات معمول پر آ گئے ہیں اور امریکی سفارت خانے کا عملہ محفوظ ہے۔ واضح رہے کہ کل مالی میں فوج نے صدر موبیٹو کیتا کی حکومت کا تختہ الٹ کر اقتدار سنبھال لیا تھا امریکی سفارت خانہ نے بتایا ہے کہ شہر میں کسی قسم کا تصادم نہیں ہوا۔ اور کسی کا خون نہیں بہایا گیا۔

امریکی وزارت خارجہ کے حکام نے بتایا ہے کہ مالی میں امریکی سفارت خانہ کے ساتھ وقتاً فوقتاً رابطہ قائم کیا جا رہا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ وہاں امریکی سفارت خانے کا عملہ بالکل محفوظ ہے امریکی حکام نے بتایا ہے کہ اس انقلاب کے لیڈر میجر موسیٰ ٹراؤرے کو امریکی نہیں جانتے۔ اور وہ ایک غیر اہم شخصیت ہیں۔ امریکی سفارت خانے کے مطابق صدر کیتا اپنی کابینہ کے ہمراہ دریائے نائیجر میں کشتی کے ذریعے دارالحکومت جا رہے تھے کہ میجر موسیٰ ٹراؤرے نے انقلاب برپا کر دیا۔ صدر اور ان کی کابینہ کے متعدد ارکان کو کشتی ہی میں گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے علاوہ مالی کی فوج کے چیف آف سٹاف کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ایک سال کے اندر چاول کی چار فصلیں

راولپنڈی ۲۱ر نومبر۔ مرکزی وزیر زراعت و تعمیرات مسٹر شمس الضحیٰ نے کہا ہے کہ چاول کے بین الاقوامی تحقیقاتی انسٹی ٹیوٹ میں جو تجربات کئے گئے ہیں اگر ان کی روشنی میں کام کیا جائے تو سال میں چاول کی چار فصلیں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ منیلا کے تحقیقاتی ادارے میں کئے گئے تجربات نہایت کامیاب رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بات پندرہ روزہ غیر ملکی دورے سے واپسی کے بعد ایک انٹرویو میں کہی انہوں نے مشرق بعید اور ایشیائی ممالک کی زرعی ملاقاتوں کانفرنس میں پاکستانی وفد کی قیادت کی تھی۔

86

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت و افادیت کے متعلق بیان فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی۔ اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور بغیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کو عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

بواسیر - دمہ

جگر، دل اور اعصاب کا درد

-/۱۰ روپے کی چار خوراک اکسیر جن سے ختم ہو جاتا ہے

عنذ کی خوراک اور فلیٹ مفت

یونیورسل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینجر

روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

ہمدرد نسوال (جوب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج۔ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

یورپ کی موجودہ مذہبی صورتِ حال اِس امر کی آئینہ دار ہے کہ وہاں عیسائیت پر سے اعتقاد اُٹھ جانے کے باعث عملاً صلیب ٹوٹ چکی ہے

جامعہ احمدیہ میں مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن کا لیکچر

ربوہ — ۲۰ر نبوت (نومبر) ۱۳۴۷ ہش۔ کو مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن نے جو وہاں دس سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں جمعیۃ المعلمین جامعہ احمدیہ کے زیرِ اہتمام لندن مشن کی تبلیغی مساعی پر انگریزی زبان میں لیکچر دیتے ہوئے شائقین دینے کرام اس امر کو واضح فرمایا کہ یورپ کی موجودہ مذہبی صورتِ حال اس امر کی آئینہ دار ہے کہ وہاں خدائی پیشگوئیوں کے عین مطابق عیسائیت پر سے لوگوں کا اعتقاد اٹھ جانے کے باعث عملاً کسرِ صلیب کا ظہور عمل میں آچکا ہے اور یہ کہ اہل یورپ اب عیسائیت سے بیزار ہو کر زیادہ سے زیادہ اسلام کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اب وہاں عیسائیت نہیں بلکہ محض عیسائیت کا نام باقی رہ گیا ہے وہاں لوگ مسیح کی صلیبی موت دوبارہ جی اٹھنے اور آسمان پر زندہ اٹھائے جانے کے عقائد کو جھٹلانے اور انہیں باطل قرار دینے کے باوجود محض رسمی اور رسمی طور پر عیسائی کہلاتے ہیں۔

الجمعیۃ المعلمین کا یہ خصوصی اجلاس جامعہ کے استاد مکرم جناب شیخ خادم حسین صاحب کی زیرِ صدارت جامعہ کے ہال میں منعقد ہوا۔ آغاز کار جامعہ کے ایک طالبعلم عبدالحفیظ صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعدہٗ صاحب صدر کے تعارفی کلمات کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نے تقریر کا آغاز کرتے ہوئے بتایا کہ جس طرح یورپ کے مستشرقین اس امر پر حیرت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہتے کہ چودہ سو سال قبل جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے انتہائی کسمپرسی کی حالت میں دنیا کی عظیم سلطنتوں کو حلقہ بگوش اسلام کرنے کے عزم بالجزم کا اظہار کیا تو چند سال کے اندر اندر اپنے اس عزم کو عملاً پورا کر دکھایا اسی طرح وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ یہ لوگ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کے یورپ پر غالب آنے پر حیرت کا اظہار کئے بغیر نہ رہیں گے۔

آپ نے کہا کہ اگرچہ ابھی وہاں اسلام قبول کرنے کی رَو نہیں چلی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اب وہاں لوگ عیسائیت اور اس کے ناقابلِ فہم عقائد سے بیزار ہو کر انہیں خیرباد کہتے جا رہے ہیں اور برخلاف اس کے اسلام میں ان کی دلچسپی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے عیسائیت کے مروجہ عقائد سے بیزاری عوام میں ہی نہیں پائی جاتی بلکہ خود بڑے بڑے پادری اور بعض بشپ بھی ان سے بیزاری کا اظہار کرنے میں عوام سے پیچھے نہیں ہیں۔ چنانچہ انگلستان کے ایک بشپ کو تو "ناستک بشپ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے وہاں ہر سال بہت سے گرجا اس لئے فروخت کر دیئے جاتے ہیں کہ ان میں لوگوں نے عبادت کے لئے آنا چھوڑ دیا ہے چنانچہ فروخت کئے جانے والے ان گرجا گھروں کی عمارتوں کو اب اور ہی مصرف میں لایا جا رہا ہے۔

اس کے بالمقابل انگلستان میں لوگوں کی اسلام میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کے ثبوت کے طور آپ نے اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا کہ ہمارے مشن کو وہاں مختلف سوسائٹیوں انجمنوں اداروں کی طرف سے اسلام پر لیکچر دینے کی دعوتیں بڑی کثرت سے موصول ہوتی ہیں اور اس طرح ان لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے مواقع از خود بڑی کثرت سے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

لندن مشن کی تبلیغی مساعی کے ضمن میں آپ نے لیکچروں اور تقسیم لٹریچر کے علاوہ علی الخصوص اجتماعی رنگ میں یوم التبلیغ منانے کے نئے اور نہایت مبارک سلسلہ کا بھی ذکر کیا۔ آپ نے بتایا کہ یہ سلسلہ خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت بار آور ثابت ہوا ہے چنانچہ اس کے نتیجہ میں وہاں اسلام کے متعلق مستند معلومات حاصل کرنے کا رجحان دن بدن ترقی کر رہا ہے اور اس کے نتیجہ میں بعض انگریزوں کو قبولِ حق کی توفیق بھی ملی ہے۔ پھر لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی اسی نئی مہم میں خلافِ معمول وہاں کے اخبارات نے بھی بہت دلچسپی لی ہے چنانچہ انہوں نے مختلف ایام تبلیغ کی خبریں اور تصاویر بڑی کثرت سے اپنے کالموں میں شائع کی ہیں۔

آپ نے بتایا بالعموم ہماری جماعت میں بھی یہی تاثر پایا جاتا ہے کہ انگلستان میں ہماری ایک ہی مسجد ہے یعنی مسجد فضل لندن۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ لندن کے علاوہ ساؤتھ آل، ہڈرزفیلڈ اور گلاسگو میں بھی ہماری مسجدیں قائم ہو چکی ہیں اور اس لحاظ سے اب انگلستان میں ہماری چار مسجدیں ہیں جن میں باقاعدہ باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے اور مذہبی اور تبلیغی اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔ آپ نے مشن کی طرف سے شائع ہونے والے انگریزی اور اردو اخبارات (مسلم ہیرلڈ اور اخبار احمدیہ) اور ان کی افادیت کا بھی اختصار سے ذکر کیا نیز بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے ضمن میں سنڈے سکول کے اجراء اور اس کی حوصلہ افزا ترقی اور خوشکن نتائج نیز جلسہ ہائے سالانہ کے کامیاب انعقاد اور خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیموں اور ان کی کارگزاری پر بھی روشنی ڈالی۔ لیکچر کے اختتام پر خاصی دیر سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ بھی جاری رہا۔ آخر میں صاحب صدر کی درخواست پر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

بہشتی مقبرہ میں دو وفات یافتہ بزرگوں کی تدفین

ہردو کی نماز ہائے جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے پڑھائیں

ربوہ ۲۲ر نبوت۔ کل یہاں ۲۱ر نبوت بروز جمعرات بہشتی مقبرہ میں حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ اور محترم شیخ محمد دین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی تدفین عمل میں آئی۔ ہر دو کی نماز ہائے جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائیں جن میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کارکنان اور دیگر مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

۱۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضؓ

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضؓ نے ۱۹ر ماہ نبوت کو اڑھائی بجے بعد دوپہر بعمر قریباً ۸۶ سال کراچی میں وفات پائی تھی۔ آپ کا جنازہ آپ کے فرزندان مکرم محمود احمد صاحب مکرم محمود احمد صاحب خورشید اور دیگر اعزہ مورخہ ۲۰ر نبوت کی شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی سے ربوہ لائے۔ اس سے اگلے روز یعنی ۲۱ر نبوت کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے علالتِ طبع کے باوجود سوا نو بجے صبح نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے کرائی۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم نے جو بیٹے بیٹیاں، پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں نیز پڑ نواسے اور پڑ نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں ان کی تعداد اللہ تعالےٰ کے فضل سے یکصد سے اوپر ہے۔

۲۔ محترم شیخ محمد دین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ

محترم شیخ محمد دین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ ۲۰-۲۱ر نبوت کی درمیانی شب اڑھائی بجے ربوہ میں بعمر قریباً اسی سال وفات پا گئے تھے۔ ۲۱ر نبوت کو ساڑھے چار بجے شام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے علالتِ طبع کے باوجود نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ انہاں مرحوم کا جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر آپ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

جیسا کہ قبل ازیں لکھا جا چکا ہے محترم شیخ صاحب مرحوم ۱۹۰۷ء میں تحریری بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ ۱۹۱۸ء میں ہجرت کر کے قادیان آئے اور ابتداءً لنگر خانہ، دفتر ریویو آف ریلیجنز، بہشتی مقبرہ، نظارت دعوت و تبلیغ اور نظارت امور عامہ میں کام کیا اور آخر میں مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی حیثیت سے طویل عرصہ نہایت اہم خدمات بجا لائے۔ بہت دعا گو مخلص اور فدائی بزرگ تھے آپ نے اپنے دو فرزندوں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ اور مکرم مولوی شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ کو دینی تعلیم دلوانے کے بعد خدمت اسلام کے لئے وقف کیا جنہیں ایک لمبا عرصہ تک بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے پانچ فرزند اور پانچ صاحبزادیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہر دو مخلص اور فدائی بزرگوں کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور ان کی اولادوں اور نسلوں کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے اور بیش از پیش خدمات سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کا دین و دنیا میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔